50758 ـ مسافر پر کب روزہ نہ رکھنا حرام ہے ؟

سوال

مسافر پر کب روزہ نہ رکھنا حرام ہے، سبب کے ساتھ بیان کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قرآن کریم اور سنت نبویہ اور اجماع امت اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مسافر رمضان المبارك میں روزہ افطار کر سکتا ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (37717) کے جواب کا مطالعہ کریں.

فقہاء کرام رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس مسافر کے لیے روزہ ترك کرنا مباح ہے جو قصر کی مسافت جتنا سفر کرے، اور اس کا سفر مباح اور حلال ہو.

لیکن اگر کوئی شخص قصر کی مسافت جتنا سفر نہیں کرتا، یا پھر اس کا سفر معصیت اور برائی کا سفر ہے، تو ان دونوں کے لیے قصر کرنی مباح نہیں اور اسی طرح اگر وہ روزہ نہ رکھنے کے لیے سفر کرتا ہے تو اس پر سفر اور روزہ نہ رکھنا دونوں حرام ہیں.

اور جمہور علماء کے ہاں قصر کی مسافت چار برید ہے جو تقریبا 80 اسی کیلو میٹر کے برابر ہے، اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ مسافت کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ جسے لوگ سفر کا نام دیتے ہیں وہ معتبر ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (38079) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور یہ قول کہ معصیت کا سفر کرنے والے کے لیے روزہ چھوڑنا مباح نہیں اور نہ ہی اسے سفر کی دوسری رخصتیں مباح ہیں مثلا نماز قصر کرنا، یہ مالکی، شافعی اور حنابلہ کا مذہب ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (2 / 52).

اور انہوں نے اپنے اس قول كى تعليل يہ بيان كى ہے كہ: روزہ چھوڑنا ايك رخصت ہے، اور معصيت كا سفر كرنے والا رخصت كا اہل نہيں، اور ان ميں سے كچھ نے مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى سے استدلال كيا ہے:

جو كوئى مضطر اورمجبور ہو جائے اور وہ بغاوت كرنے اور حد سے تجاوز كرنے والا نہ ہو تو اس پر كوئى گناہ نہيں البقرۃ (173).

اس كى وجہ الدلالت يہ ہے كہ: اللہ سبحانہ وتعالى نے باغى اور حد سے تجاوز كرنے والے مضطر كے ليے مردار كھانا مباح نہيں كيا، كيونكہ وہ نافرمان ہيں.

ان كا كہنا ہے كہ: باغى وہ ہے جو امام كے خلاف خروج كرے، اور حد سے تجاوز كرنے والا عادى وہ ہے جو لٹيرا ہو اور ڈاكہ ڈالے اور لڑائى كرے.

اور حنفيہ كا كہنا ہے كہ: اسے روزہ چھوڑنے اور نماز قصر كرنے كى رخصت ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى نے بھى يہى اختيار كيا ہے.

ديكھيں: البحر الرائق (2 / 149) مجموع الفتاوى (24 / 110).

اور انہوں نے جمہور كے اس آيت سے استدلال كو تسليم نہيں كيا بلكہ ان كا كہنا ہے كہ: باغى اور حد سے تجاوز كرنے والا وہ ہے جو حلال كھانے كى قدرت ركھنے كے باوجود حرام كھانا طلب كرے، اور معتدى وہ ہے جو ضرورت سے زيادہ مقدار سے تجاوز كرے.

اور جس شخص نے روزہ چھوڑنے كے ليے سفر كيا تو يہ شريعت اسلاميہ پر ايك حيلہ ہے اور اس كے مقصد كے مخالف اسے سزا دى گئى ہے.

فقہ حنبلى كى كتاب " كشاف القناع " ميں ہے:

ليكن اگر وہ روزہ چھوڑنے كے ليے سفر كرتا ہے تو اس پر حرام ہے، يعنى سفر اور روزہ چھوڑنا، كيونكہ اس كے سفر كى علت روزہ چھوڑنے كے علاوہ كچھ نہيں، روزہ چھوڑنا اس ليے حرام ہے كہ اس كا كوئى مباح عذر نہيں، اور سفر اس ليے حرام ہے كہ يہ حرام روزہ چھوڑنے كا ايك وسيلہ ہے. انتہى

كچھ كمى و بيشى كے ساتھ ديكھيں: كشاف القناع (2 / 312).

اور مسافر اپنے شہر يا بستى چھوڑنے سے پہلے روزہ نہيں چھوڑ سكتا، لہذا اس پر اس سے قبل روزہ چھوڑنا حرام ہے؛ كيونكہ وہ اس وقت مقيم ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (48975) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر مسافر کے لیے کچھ مواقع پر روزہ چھوڑنا حرام ہے جن میں سے چند ایك یہ ہیں:

1 ـ جب اس کا سفر قصر کی مسافت کو نہ پہنچتا ہو.

2 ـ جمہور علماء کے ہاں جب اس کا سفر مباح اور حلال نہ ہو.

3 ـ جب اس کا سفر روزہ چھوڑنے کے لیے ہو.

4 ـ جب اس کا ارادہ سفر کرنے کا ہو اور اپنی بستی یا شہر کے گھروں کو چھوڑنے سے قبل روزہ چھوڑنے کا ارادہ ہو.

5 ـ ایك پانچویں حالت بھی ہے جس میں جمہور علماء کے ہاں مسافر پر روزہ چھوڑنا حرام ہے، وہ یہ کہ جب سفر کر کے جانے والے شہر میں چار دن سے زیادہ قیام کرے، اور دوسرے علماء کرام کی رائے ہے کہ مسافر جب تك مسافر ہے اسے سفر کی رخصتیں حاصل ہیں، چاہے مدت کتنی بھی لمبی ہو جائے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21091) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم .